Fikr-o-Nasar (Islamabad) 26:2 (1988)

علم حدیث میں خواتین کی خدمات

ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی
ترجمه : ڈاکٹر احمد حسن

زیر نظر مقاله ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی کی انگریزی میں حدیث کے موضوع پر معروف کتاب ,,حدیث لٹریچر،، سے ماخوذ ہے۔ مضمون کی افادیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمه پیش کیا جا رہا ہے۔ (اداره)

آپ کو ایسے کم ھی علوم ملیں گے جن کے ارتقاء، نشوونما اور ترقی میں مردوں کے شانه بشانه خواتین نے بھی ایک اھم کردار ادا کیا ھو ۔ تاھم اس سلسلے میں علم حدیث کا ایک نمایاں استثناء ہے۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی دور ھی سے حفاظت حدیث اور علوم حدیث کی ترقی میں خواتین نے اھم خدمات انجام دی ھیں ۔ ادب حدیث کے ارتقاء میں انھوں نے ھر مرحله پر نہایت گھری اور پر جوش دلچسپی کا مظاھره کیا ہے۔ تاریخ کے ھر دور میں حدیث کی ایسی ماھر اور ممتاز خواتین موجود رھی ھیں جن کے سامنے مردوں نے بھی نہایت عزت و احترام سے گردن جھکائی ہے۔ کتب اسماء الرجال کی آخری جلدوں میں عام طور سے حدیث کی ماھر خواتین کے حالات مذکور ھوتے ھیں ۔ ان سے معلوم ھوتا ہے که ماضی میں مردوں کے علاوه کتنی ایسی خواتین گذری ھیں جو حدیث کی ماھر تھیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین نہ صرف علم حدیث کے ارتقاء کا سبب بنیں، بلکہ مردوں کو اپنی روایت سے احادیث پہنچائیں ۔ آپ کی وفات کے بعد بہت سی صحابیات کو، جن میں آپ کی ازواج مطہرات شامل تھیں، علوم نبوی کا محافظ سمجھا جاتا تھا ۔ اور حدیث کے طالبین جوق در جوق ان کے پاس پہنچتے اور ان سے مستفید ہوتے ۔ ان میں حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت ام سلمہؓ، اور حضرت عائشہؓ کے اسماء گرامی حدیث کے ہر طالب علم کو معلوم ہیں ۔ نیز یہ کہ حدیث کی سب سے پہلی روایت کرنے والی خواتین یہی تھیں ۔ بالخصوص حضرت عائشہؓ کو تاریخ ادب حدیث میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف یہ کہ ابتداء اسلام میں انہوں نے احادیث روایت کیں، بلکہ بڑی احتیاط سے وہ ان احادیث کی تشریح بھی فرماتی تھیں ۔

اس کے بعد صحابہ و تابعین کے دور میں بھی حدیث میں خواتین کو نمایاں مقام حاصل رہا ہے۔ حفصہ بنت ابن سیرین (۱)، ام الدرداء (صغری ۔ وفات ۸۱ھ) اور عمرہ بنت عبدالرحمن اس دور کی چند مشہور محدث خواتین ہیں ۔ ایاس بن معاویہ ام الدرداء کو علم و فضل و حدیث دانی میں اس دور کے تمام محدثین کے مقابلہ میں جن میں حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ بھی شامل تھے، ایک اعلی مقام دیتے تھے (۲)۔ عمرہ بنت عبدالرحمن کو حضرت عائشہؓ کی مرویات پر سند سمجھا جاتا تھا ۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے قاضی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو یہ حکم دیا تھا کہ عمرہ کی روایت کی ہوئی تمام احادیث کو لکھ کر محفوظ کر لیں (۳)۔

ان کے علاوہ اسی دور کی جن خواتین نے حدیث میں ممتاز مقام حاصل کیا اور تدریس حدیث میں شہرت حاصل کی، ان کے نام یہ

هیں: عابدہ المدنیہ، عبدہ بنت بشر، ام عمر الثقفیہ، زینب جو علی بن عبداللہ بن العباس کی پوتی تھیں، نفیسہ بنت حسن بن زیاد، خدیجہ ام محمد، عبدہ بنت عبدالرحمن ۔ ان میں سے بعض کا تعلق نیچے خاندانوں سے تھا، اور بعض کا اونچے خانوادوں سے ۔ یہ ساری خواتین اپنے زمانہ میں حدیث پر کامل مہارت رکھتی تھیں ۔ مثلاً عابدہ محمد بن یزید کی باندی تھیں ۔ انھوں نے اپنے دور میں مدینہ کے کبار محدثین سے حدیث پڑھی تھی ۔ حبیب دحّون اندلس کے ایک مشہور محدث تھے ۔ وہ حج کے موقع پر مدینہ تشریف لائے اور ان خاتون کی حدیث میں مہارت سے بہت متأثر ہوئے ۔ ان کے مالک محمد بن یزید نے ان کی شادی حبیب دحّون کے ساتھ کر دی اور وہ ان کو اپنے ساتھ اندلس لے گئے ۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے مدینہ کے اپنے شیوخ حدیث سے دس ہزار احادیث روایت کیں (۴) ۔

زینب بنت سلیمان (وفات ۱۴۲ ھ) شاھی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں ۔ ان کے والد السفاح کے چچا زاد بھائی تھے ۔ السفاح عباسی خاندان کے بانی تھے ۔ اور خلیفہ منصور کے عہد خلافت میں بصرہ، عمان اور بحرین کے گورنر رہ چکے تھے (۵) ۔ زینب کو حدیث پر بڑی مہارت حاصل تھی، اور ان کا شمار اپنے دور کی ان ممتاز خواتین میں ھوتا تھا جو محدثات کہلاتی تھیں ۔ ان سے متعدد مشہور اور اھم شخصیتوں نے حدیث روایت کی ہے (٦) ۔

تاریخ حدیث میں مردوں کے ساتھ خواتین کا اشتراک علم حدیث کی ترقی میں مسلسل جاری رھا ۔ تاریخ تدوین حدیث کے آغاز ھی سے تمام مشہور اور اھم جامعین حدیث نے حدیث کے مجموعوں میں اپنی خواتین شیوخ سے احادیث روایت کی ھیں ۔ احادیث کے تمام مشہور اور اھم مجموعوں میں ھمیں بکثرت ایسی خواتین کے نام ملتے

هیں جن سے ان مجموعوں کے جامعین نے براہ راست احادیث روایت کی ہیں ۔ تدوین حدیث اور احادیث کے مجموعوں کے وجود میں آنے کے بعد اکثر خواتین نے ان میں سے بیشتر حدیث کی کتابوں پر عبور حاصل کیا، اور درس حدیث کے حلقے قائم کئے ۔ ان حلقوں میں حدیث کے طلبہ، مرد اور عورتیں کثیر تعداد میں شریک ہوتے ۔ اور بہت سی اہم شخصیتیں جنھیں بعد میں حدیث میں شہرت حاصل ہوئی ان کے سامنے سرنگوں ہو کر بیٹھتیں اور ان سے حدیث کی سند حاصل کرتیں۔

چوتھی صدی ہجری میں مندرجہ ذیل خواتین نے علم حدیث میں شہرت حاصل کی، تدریس حدیث کی خدمت انجام دی اور ان کے حلقہ درس میں کثرت سے طلبہ حدیث نے شرکت کی ۔ فاطمہ بنت عبدالرحمن (وفات ۳۱۲ھ) جو اپنے لباس اور زھد و تقوی کے سبب صوفیہ کے نام سے مشہور تھیں ۔ فاطمہ امام ابوداؤد کی پوتی تھیں، جو صحاح ستہ کی معروف کتاب سنن ابی داؤد کے جامع تھے، امۃ الوحید (وفات ۳۷۷ھ) مشہور فقیہ محاملی کی صاحبزادی تھیں ۔ ام الفتح امۃ السلام (وفات ۳۹۰ھ) اپنے زمانہ کے مشہور قاضی ابوبکر احمد (وفات ۳۵۰ھ) کی صاحبزادی تھیں ۔ جمعہ بنت احمد ۔ ان کے علاوہ اس صدی کی دیگر خواتین بھی تھیں جنھوں نے حدیث میں اعلی مقام حاصل کیا تھا (۷) ۔

پانچویں صدی ہجری میں بھی متعدد خواتین نے فن حدیث میں نام پیدا کیا اور ان کا شمار اس دور کی مشہور محدثات میں ہوتا ہے ۔ فاطمہ (وفات ۴۸۰ھ) نے جو مشہور صوفی حسن بن علی الدقاق کی صاحبزادی تھیں اور ابو القاسم القشیری کی اھلیہ تھیں، نہ صرف خطاطی میں شہرت حاصل کی، بلکہ حدیث میں انتہائی کمال حاصل کیا ۔ اور اپنی علوئے اسناد کے سبب وہ اپنے دور کے محدثین میں ممتاز مقام رکھتی تھیں (۸) ۔ کریمہ المروزیہ (وفات ۴٦۳ھ) بنت

احمد اپنے دور میں صحیح بخاری پر سند سمجھی جاتی تھیں ۔ ہرات کے ایک مشہور محدث ان کو حدیث میں بہت اہمیت دیتے ، اور حدیث کے طلبه کو ان سے صحیح بخاری پڑھنے کی تاکید کرتے، کیونکه انھوں نے صحیح بخاری هیثم کی اسناد سے پڑھی تھی ۔ ایک خاتون محدث کی حیثیت سے انھوں نے بے شمار احادیث اپنی روایت سے بہت سے علماء تک پہنچائیں (۹) ۔ مشہور مستشرق پروفیسر گولڈ زیہر لکھتے ھیں که طلبه کو صحیح بخاری کی روایت کے اجازات (اجازت نامے) دینے کے بارے میں ان کا نام تاریخ حدیث میں بہت کثرت سے ملتا ہے (۱۰) ۔ علامه ابوالمحاسن کے اجازه میں ان کا نام موجود ہے ۔ اور آپ کو سن کر یه تعجب ہوگا که تاریخ بغداد کے مصنف خطیب بغدادی (۱۱) اور اندلس کے شہرہ آفاق محدث الحمیدی (۱۲) (متوفی ۴۲۸ھ) نے انہی خاتون سے صحیح بخاری پڑھی تھی ۔

پروفیسر گولڈ زیہر کے بیان کے مطابق کریمه بنت احمد کے علاوہ بہت سی خواتین کو روایت بخاری کی تاریخ میں ممتاز مقام حاصل تھا (۱۳) ۔ صحیح بخاری کی راویات میں فاطمه بنت محمد (وفات ۵۳۹ھ)، شُهدی بنت احمد بن الفرج (وفات ۵۷۴ھ) اور سِتّ الوزراء بنت عمر (وفات ۷۱۶ھ) نے خصوصیت کے ساتھ روایت بخاری میں شہرت حاصل کی (۱۴) ۔ فاطمه نے مشہور محدث سعید العیار کی سند سے صحیح بخاری روایت کی ۔ اور حدیث میں شہرت کے سبب ان کو مُسِنده اصبہان (یعنی اصفہان میں حدیث پر اتھارٹی) کہا جاتا تھا ۔ درحقیقت یه ان کا قابل فخر خطاب تھا ۔ شهدی ایک باکمال خطاط بھی تھیں ۔ تذکرہ نگاروں نے ,,خطاط، مستنده حدیث اور فخر نسوانیت،، کے القاب سے ان کا ذکر کیا ہے ۔ ان

کے جد امجد سوئیوں کا کاروبار کرتے تھے - اس لئے وہ ابری کے نام سے مشہور تھے - لیکن ان کے والد ابو نصر (متوفی ۵۰٦ھ) کو حدیث کا بہت اچھا ذوق تھا، اور اپنے دور کے متعدد اساتذہ فن سے انھوں نے اس کی تحصیل کی تھی (۱۵) - انھوں نے اپنی صاحبزادی کو حدیث کی تعلیم دلائی، اور ان خاتون نے اپنے زمانہ کے مشہور محدثین سے اخذ علم کیا - ان کی شادی علی بن محمد سے ھوئی، جن کا شمار اس دور کے شرفاء اور عمائدین میں ھوتا تھا - علی ادبی ذوق رکھتے تھے - اور آخری عمر میں خلیفہ المقتفی باللہ کے مصاحبین میں شامل ھو گئے تھے - انھوں نے ایک مدرسہ اور خانقاہ قائم کی، اور ان کے اخراجات کے لئے اراضی وقف کی - ان کی اھلیہ شھدی کو حدیث میں شھرت حاصل ھوئی، اور وہ علوئے اسناد کے سبب مشھور تھیں (۱٦) -

صحیح بخاری اور حدیث کی دوسری کتابوں کے ان کے حلقہ درس میں طلبہ کا ھجوم ھوتا - اور حدیث میں ان کی شھرت کے سبب بعض لوگ جھوٹ بول کر خود کو ان کا شاگرد ظاھر کرتے (۱۷) - اسی طرح ست الوزراء اپنے زمانہ کی مشھور مسندہ (یعنی حدیث پر اتھارٹی) تھیں - وہ مصر اور شام میں صحیح بخاری اور حدیث کی دوسری کتابوں کا درس دیتی تھیں (۱۸) - صحیح بخاری کا درس ام الخیر امۃ الخالق (وفات ۸۱۱ھ) بھی دیتی تھیں - یہ خاتون حدیث کی حجازی مکتبہ فکر پر سند مانی جاتی تھیں (۱۹) - عائشہ بنت عبدالھادی بھی صحیح بخاری کا درس دیتی تھیں (۲۰) -

محدثین کے اجازت ناموں (اجازات) ,,اسماء الرجال،، کی کتابوں اور کتب حدیث کے قلمی نسخوں کے ترقیموں کے مطالعہ سے معلوم ھوتا ہے کہ مختلف ادوار میں صحیح بخاری کے علاوہ یہ محدث خواتین طلبہ کو حدیث کی دوسری کتابیں بھی پڑھایا کرتی تھیں - چنانچہ ام

الخیر فاطمہ بنت علی (وفات ۵۳۲ھ) اور فاطمہ شہزوریہ صحیح مسلم کا درس دیتی تھیں (۲۱)۔

فاطمہ جوزدانیہ (وفات ۵۲۴ھ) نے اپنے حلقہ درس میں طلبہ کے سامنے طبرانی کی تینوں معاجم کو اپنی روایت کے ساتھ سنایا (۲۲)۔ ایک خاتون زینب(وفات ۶۸۸ھ) حران کی رہنے والی تھیں ۔ ان کے حدیث کے حلقہ درس میں کثیر تعداد میں طلبہ شریک ہوتے تھے ۔ اور وہ مسند احمد بن حنبل کا درس دیتی تھیں، جو حدیث کے مجموعوں میں سب سے بڑا مجموعہ سمجھا جاتا ہے۔ جویریہ بنت عمر (وفات ۷۸۳ھ) اور زینب بنت احمد بن عمر (وفات ۷۲۲ھ) نے حصول حدیث کے لئے طویل سفر کئے اور مصر اور مدینہ میں درس حدیث کے حلقے قائم کئے ۔ زینب بنت احمد بن عمر نے مسند دارمی اور مسند عبد بن حمید کو طلبہ کے سامنے روایت کیا ۔ طلبہ حدیث ان کے درس میں شریک ہونے کے لئے طویل مسافت طے کر کے آتے (۲۳)۔

زینب بنت احمد کامل (وفات ۷۴۰ھ) نے ایک بار شتر حدیث کی سندیں حاصل کی تھیں ۔ وہ مسند ابی حنیفہ، شمائل الترمذی اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار کا درس دیتی تھیں ۔ اور آخر الذکر کتاب یعنی شرح معانی الآثار انھوں نے ایک دوسری خاتون عجیبہ بنت ابی بکر سے پڑھی تھی (۲۴)۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ نے زینب بنت احمد کامل اور ان کی بعض ہمعصر خواتین سے دمشق میں اپنے قیام کے دوران حدیث پڑھی (۲۵)۔ تاریخ دمشق کے مشہور مصنف ابن عساکر نے بارہ سو مردوں اور آٹھ سو خواتین سے حدیث پڑھی اور زینب بنت عبدالرحمن سے مؤطا امام مالک کا اجازہ (اجازت نامہ) حاصل کیا (۲۶)۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے رسالہ شافعی جو اصول حدیث اور اصول فقہ کی ابتدائی اور بنیادی کتاب ہے ہاجر

بنت محمد سے پڑھا تھا (۲۷)۔ نویں صدی ھجری کے ایک مشہور عالم اور محدث عفیف الدین جنید نے سنن الدارمی فاطمہ بنت احمد بن قاسم سے پڑھی تھی (۲۸)۔

زینب بنت الشعری نے بہت سے ممتاز محدثین سے حدیث پڑھی۔ انھوں نے کثیر طلبہ کو تعلیم دی، جن میں سے بعض نے بعد میں عربی زبان و ادب میں بہت شہرت حاصل کی۔ ان میں وفات الاعیان کے مصنف ابن خلکان بھی شامل ھیں (۲۹)۔ تذکرہ نویسوں نے کریمہ کو مسندۃ الشام (یعنی شام میں علم حدیث پر مستند شخصیت) کہا ہے۔ اپنے اساتذہ کی سند سے وہ حدیث کی بہت سی کتابوں کا درس دیتی تھیں (۳۰)۔ زینب بنت المکی نے حدیث میں بڑا نام پیدا کیا۔ ان کے حلقہ درس میں شرکت کے لئے دور دور سے طلبہ سفر کر کے آتے۔

آٹھویں اور نویں صدی ھجری کا زمانہ بھی حدیث میں مہارت رکھنے والی خواتین سے مالا مال ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب الدرر الکامنہ میں آٹھویں صدی ھجری کے ایسے ممتاز علماء کے حالات قلمبند کئے ھیں جو آسمان علم پر آفتاب و مہتاب بن کر چمکے۔ ان میں مرد اور عورتیں دونوں کے تذکرے ھمیں ملتے ھیں۔ ان میں ایسی خواتین بھی شامل ھیں جو حدیث میں بلند مقام رکھتی تھیں۔ الدرر الکامنہ کے قلمی نسخے مشرق و مغرب کے مختلف کتب خانوں میں موجود ھیں۔ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن نے اس کو شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں ابن حجر عسقلانی نے آٹھویں صدی ھجری کی ایک سو ستر (۱۷۰) خواتین کے حالات زندگی لکھے ھیں۔ ان میں سے بیشتر مسند حدیث پر متمکن تھیں۔ اور کتاب کے مصنف ابن حجر عسقلانی کو ان میں سے متعدد خواتین سے شرف تلمذ حاصل رہا ہے۔ ان میں سے بعض کا اپنے دور کے معروف محدثین میں شمار ہوتا

تھا ۔ جویریہ بنت احمد کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں ۔ انہوں نے اسی دور کے مشاہیر سے فن حدیث کی تحصیل کی ۔ ان مشاہیر میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں ۔ اس فن پر عبور حاصل کرنے کے بعد انہوں نے حدیث کا حلقہ درس قائم کیا ۔ اور ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ میرے اساتذہ میں سے بعض محدثین اور ان خاتون کے اکثر معاصرین ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے (۳۱)۔

عائشہ بنت عبدالہادی (وفات ۸۱٦ھ) سے ابن حجر عسقلانی عرصہ دراز تک اکتساب علم کرتے رہے ان کا اپنے دور کے مشہور محدثین میں شمار ہوتا تھا ۔ ان کے حلقہ درس میں شریک ہونے کے لئے بھی طلبہ دور دراز کا سفر کر کے آتے تھے (۳۲)۔ ست العرب (وفات ۷٦۰ھ) سے مشہور محدث العراقی (متوفی ۸۰۲ھ) اور الہیثمی اور ان کے بعض معاصرین نے اخذ علم کیا ۔ محدث العراقی نے اپنے فرزند کو حدیث پڑھنے کے لئے ان خاتون کے پاس بھیجا تھا (۳۳)۔ دقیقہ بنت مرشد (وفات ۷۴٦ھ) اپنے دور کی مشہور محدثہ تھیں اور انہوں نے بھی ایسی خواتین سے حدیث پڑھی تھی جن کا شمار اپنے دور کے مشاہیر میں ہوتا تھا ۔ ان میں سے جویریہ بنت احمد تھیں، جن کا ہم سطور بالا میں ذکر کر چکے ہیں ۔ ابن حجر عسقلانی اور ابن عماد حنبلی نے اسماء الرجال سے متعلق اپنی تصانیف میں ان خواتین کے علاوہ دوسری ایسی خواتین کے بھی حالات زندگی لکھے ہیں جو حدیث میں مہارت رکھتی تھیں ۔ مزید تفصیلات جاننے کے لئے ان کتابوں کی طرف مراجعت کی جا سکتی ہے ۔

نویں صدی ہجری کی محدث خواتین کے حالات زندگی محمد بن عبدالرحمن سخاوی (متوفی ۸۹۷ھ) نے اپنی کتاب الضوء اللامع میں قلمبند کئے ہیں ۔ اس کتاب میں انہوں نے نویں صدی ہجری کے

ممتاز علماء کے سوانحی خاکے لکھے ھیں ۔ عبدالسلام اور عمر بن الشمّاء نے اس کتاب کا اختصار کیا ہے (۳۴) ۔ اور اس کا ایک ناقص قلمی نسخہ بانکی پور پٹنہ کے کتب خانہ میں موجود ہے (۳۵) ۔ عبد العزیز بن عمر بن فہد (متوفی ۱۸۷۱ھ) نے بھی اپنی تصنیف معجم الشیوخ میں اسی دور کی ایک سو تیس (۱۳۰) سے زائد محدث خواتین کا ذکر کیا ہے، جن سے انھوں نے حدیث پڑھی تھی، اور وہ ان کے شیوخ میں شامل تھیں (۳۶) ۔ اس کتاب کو انھوں نے ۸٦۱ھ میں مرتب کیا تھا ۔ اور اس میں گیارہ سو سے زائد اساتذہ و شیوخ کے حالات زندگی قلمبند کئے ھیں ۔ عبدالعزیز نے جن محدث خواتین کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے وہ اپنے دور کی ممتاز حدیث دان سمجھی جاتی تھیں ۔ اور ان کے شاگردوں میں سے بعض نے ان کے بعد حدیث میں بہت شہرت حاصل کی ۔ ام ھانی مریم بنت فخر الدین محمد (وفات ۱۸۷۱ھ) نے بچپن میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۔ انھوں نے اپنے دور کے متداول اسلامی علوم و فنون کی تحصیل کی ۔ آخر میں مکہ اور قاھرہ کے نامور محدثین سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی ۔ ان کی شہرت کئی علوم و فنون میں تھی ۔ خطاطی، عربی زبان و ادب، شعر و شاعری، اور فن حدیث میں انھیں دستگاہ کامل حاصل تھی، اور ان فنون میں اپنے زمانہ کے ماھرین میں ان کا شمار ھوتا تھا ۔ زھد و تقویٰ میں بھی ان کی شہرت تھی ۔ اور وہ شرعی احکام کی بہت سختی سے پابندی کرتی تھیں ۔ روزہ کثرت سے رکھتی تھیں ۔ انھیں تیرہ دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ھوئی ۔ ان کے فرزند بھی دسویں صدی ھجری کے مشہور علماء میں سے تھے ۔ وہ اپنی والدہ کا بہت ادب و احترام کرتے ۔ اور آخر عمر میں ان کی بہت خدمت کیا کرتے تھے ۔ یہ خاتون نہایت پابندی کے ساتھ حدیث کا درس دیتی تھیں،

اور اکثر اهل علم کو اجازات (حدیث روایت کرنے کے اجازت نامے) دیتیں ۔ ابن فهد نے خود بھی حدیث کی متعدد کتابیں ان سے پڑھی تھیں (۳۷) ۔ بائی خاتون بنت ابی الحسن (وفات ۸٦۴ھ) نے ابوبکر المزّی صغیر اور اپنے دوسرے معاصر محدثین سے حدیث پڑھی تھی ۔ انهوں نے بےشمار محدثین سے روایت حدیث کے اجازت نامے حاصل کئے تھے، جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل تھے۔شام اور مصر میں وہ طلبه کو حدیث پڑھاتی تھیں ۔ کہا جاتا ہے که وہ تدریس حدیث کی بہت شوقین تھیں (۳۸) ۔ عائشه بنت ابراهیم (وفات ۸۴۲ھ) نے قاهره، دمشق اور دوسرے مقامات پر حدیث کی تحصیل کی ۔ یه بھی حدیث کا درس دیتی تھیں، اور ان کے حلقه درس میں ان کے معاصر نامور علماء بھی شریک ہوتے تھے(۳۹) ام الخیر سعدیه مکیه (وفات ۸۵۰ھ) نے اپنے زمانه کے مختلف محدثین سے تحصیل علم کیا، اور اس مقصد کے لئے انهوں نے دور دراز مقامات کے سفر کئے ۔ تحصیل علم کے بعد انهیں علم حدیث میں بلند مقام حاصل ہوا ۔ اور اپنے دور میں ان کو حدیث پر سند سمجھا جاتا تھا (۴۰) ۔

اسماء الرجال پر موجود تصانیف کے مطالعه سے معلوم ہوتا ہے دسویں هجری سے حدیث میں خواتین کی دلچسپی آهسته آهسته کم ہوتی گئی ۔ همیں دسویں، گیارهویں اور بارهویں صدی هجری کے علماء و محدثین کے حالات زندگی مندرجه ذیل کتابوں میں ملتے هیں: النور السافر مصنفه عید روسی، خلاصة الاخبار مصنفه المحبی، اور السحب الوابله مولفه محمد بن عبدالله النجدی ۔ ان کتابوں میں مشکل سے ایک درجن سے زیاده ایسی خواتین کے نام ملتے هیں جنهیں حدیث میں کوئی ممتاز مقام حاصل رها ہو ۔ تاهم اس سے یه نتیجه اخذ کرنا بھی درست نه ہو گا که دسویں صدی هجری کے بعد سے خواتین نے

بالکل ہی حدیث میں دلچسپی لینا چھوڑ دی تھی ۔ نویں صدی ہجری کی کچھ ایسی خواتین جنھوں نے حدیث میں شاندار خدمت انجام دی دسویں صدی کے ربع اول تک بقید حیات تھیں ۔ اس طرح دسویں صدی میں بھی وہ حدیث کی خدمت کرتی رہیں ۔ چنانچہ اسماء بنت کمال الدین موسی (وفات ۹۰۴ھ) کا اس دور کے سلاطین اور اهل دربار پر بہت اثر تھا، بعض امور کے سلسلہ میں یہ خاتون جو بھی سفارش لکھ کر بھیجتیں وہ بلاتأمل منظور کر لیتے ۔ وہ حدیث کا درس دیتیں اور خواتین کو مختلف اسلامی علوم و فنون کی تعلیم دیتیں (۴۱) ۔ عائشہ بنت محمد بن احمد (وفات ۹۰۶ھ) ، جو قاضی مصلح الدین کی بیوی تھیں، طلبہ کو حدیث کی تعلیم دیتیں، ان طلبہ میں ابن طولون (متوفی ۹۵۵ھ) بھی شامل تھے ۔ بعد میں مدرسہ صالحیہ دمشق میں استاذ حدیث کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا (۴۲) ۔ فاطمہ بنت یوسف (وفات ۹۲۵ھ) حلب کی رہنے والی تھیں ۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا (۴۳) ۔ ام الخیر نے (۹۳۸ھ) میں ایک عالم کو جو حج کے لئے گئے ہوئے تھے اپنی روایت حدیث کا اجازہ دیا تھا (۴۴) ۔

آخری ممتاز محدثہ جن کا ہمیں علم ہو سکا وہ فاطمہ الفضیلیۃ تھیں، جو الشیخۃ الفضیلیہ کے نام سے مشہور تھیں ۔ وہ بارھویں صدی ہجری کے اختتام سے قبل پیدا ہوئیں ۔ انھوں نے خطاطی اور دیگر اسلامی علوم و فنون میں مہارت حاصل کی ۔ انھوں نے کئی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں، اور بےشمار کتابیں اپنے پاس جمع کی تھیں ۔ حدیث میں انھیں خصوصی دلچسپی تھی ۔ بہت سے علماء سے انھوں نے حدیث کی سندیں لے رکھی تھیں ۔ اور محدثہ کی حیثیت سے انھیں بڑی شہرت حاصل تھی ۔ آخر عمر میں وہ هجرت کر کے مکہ مکرمہ

چلی گئی تھیں ۔ اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی ۔ وہاں انہوں نے ایک عوامی کتب خانہ قائم کیا تھا ۔ یہاں وہ حدیث کا درس دیتی تھیں اور ممتاز محدثین ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتے ۔ اور ان سے حدیث کی سند حاصل کرتے ۔ ان ممتاز محدثین میں شیخ عمر الحنفی اور شیخ محمد صالح الشافعی کے اسماء گرامی قابل ذکر ھیں۔

انہوں نے ۱۲۴۷ ھ میں انتقال کیا (۴۵)۔

ہم نے سطور بالا میں جو کچھ بیان کیا اس سے یہ بات واضح ہے کہ ان خواتین نے جنھوں نے حدیث میں ممتاز مقام حاصل کیا تھا اپنی علمی سرگرمیاں حدیث کے ذاتی مطالعہ یا چند طلبہ کو حدیث کی تعلیم دینے تک محدود نہیں رکھیں ۔ بلکہ اس دور کی علمی درسگاھوں میں یہ خواتین مردوں کے ساتھ بحیثیت طالبات اور بحیثیت اساتذہ برابر کی شریک رھیں ۔ حدیث کے عام طلبہ کے ساتھ یہ بھی ایک ھی جماعت میں ایک ھی استاد سے حدیث کا سبق پڑھتیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدارس میں حدیث کی جماعتوں میں تدریس کی خدمت انجام دیتیں ۔ حدیث کی ان جماعتوں میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہوتے ۔ قدیم عربی کتابوں کے قلمی نسخے آج بھی بہت سے کتب خانوں میں محفوظ ھیں ۔ ان کی ترقیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ مدارس میں ایک ھی جماعت میں طلبہ اور طالبات دونوں شریک ہوتے تھے ۔ اسی طرح مرد اور خواتین دونوں ھی تدریس کی خدمت بھی انجام دیتے تھے ۔ ابن البخاری کی کتاب المشیخہ مع التخریج کے صفحات ۲۳۸ ۔ ۲۴۰ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۶۸۷ھ میں دمشق کی جامع عمر میں پانچ سو طلبہ کی ایک جماعت میں گیارہ لکچرز کا کوئی باقاعدہ نصاب پڑھایا جاتا تھا ۔ اس سند میں ان طلبہ کے نام بھی درج ھیں ۔ ان پانچ سو طلبہ

میں کئی خواتین کے نام بھی ملتے ھیں جو طلبہ کے ساتھ اس جماعت میں شریک تھیں ۔ اسی کتاب کے اس مخطوطہ کے صفحہ ۴۰ پر ایک اور سند موجود ہے جس سے معلوم ھوتا ہے کہ ٦۳٦ھ میں حلب میں ابن الصیرفی کسی کتاب کا درس دیتے تھے ۔ یہ نصاب چھ محاضرات پر مشتمل تھا ۔ اس جماعت میں دو سو طلبہ شریک ھوتے تھے ۔ ان طلبہ میں طالبات بھی شامل تھیں جن کے نام اس سند میں درج ھیں ۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۰ پر ایک تیسری سند ہے ۔ اس سے معلوم ھوتا ہے کہ ایک مشہور محدث خاتون ام عبداللہ ۸۳۷ھ میں دمشق میں پانچ محاضرات پر مشتمل کسی کتاب کا درس دیتی تھیں ، ان کی اس جماعت میں پچاس سے زائد طلبہ، مرد اور خواتین، دونوں شریک ھوتے (۳٦) ۔ خطیب بغدادی کی کتاب الکفایہ نیز حدیث پر مختلف رسائل کے ایک مجموعہ کے مطالعہ سے معلوم ھوتا ہے کہ نعمہ بنت علی اور ام احمد زینب بنت المکی اور حدیث کی دیگر ماھر خواتین ان دونوں کتابوں میں سے کسی ایک کا درس دیتیں، کبھی تنہا اور کبھی مرد محدثین کے ساتھ مل کر ، اور یہ درس عام مدارس میں باقاعدہ طلبہ کی جماعتوں میں دیئے جاتے، جیسے مدرسہ عزیزیہ اور مدرسہ ضیائیہ ۔ ان جماعتوں میں دوسرے طلبہ کے ساتھ بعض جماعتوں میں مشہور جنرل صلاح الدین کے فرزند بھی شریک ھوتے ۔ علم حدیث میں خواتین کی شاندار خدمات اور علمی سرگرمیوں کے بارے میں یہ چند مثالیں اور ھلکی سی جھلکیاں ھم نے پیش کی ھیں ۔ مزید تحقیق و جستجو سے اور بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ھیں (۳۷) ۔

حوالہ جات

۱ ـ ابن سعد ـ کتاب الطبقات الکبیر ـ تحقیق ایڈورڈ سخاؤ ـ مطبوعہ لائیڈن ـ ۱۹۰۴ء ـ ج ۹ ـ ص ۳۵۵ ـ

۲ ـ سیوطی ـ تدریب الراوی ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۰۷ھ ـ ص ۲۱۵ ـ

۳ ـ ابن سعد طبقات ـ محولہ بالا ایڈیشن ـ ج ۸ ـ ص ۳۵۲ ـ

۴ ـ المقری ـ نفح الطیب ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۰۲ھ ـ ج ۲ ـ ص ۹۶ ـ

۵ ـ Genealogische Tabellen der Arabischen Stamme Und Familien, Gottingen, 1852-53,/430.

۶ ـ خطیب بغدادی ـ تاریخ بغداد ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۴۹ھ ـ ج ۱۴ ـ ص ۴۳۳ ـ

۷ ـ ایضاً ـ ج ۱۴ ـ ص ۴۳۱ ـ ۴۳۳ ـ

۸ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۵۱ھ ـ ج ـ ص ۴۸ ـ ابن خلکان ـ وفیات الاعیان ـ مطبوعہ گوٹنگن ۱۸۳۵ء ، تذکرہ ۴۱۳ ـ

۹ ـ المقری ـ نفح الطیب ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۰۲ھ ـ ج ۱ ـ ص ۸۷۶ ـ

۱۰ ـ Ignaz Goldziher, Muhammadanische Studien, Halle, 1889, Vol. II P. 405, fn.

۱۱ ـ یاقوت الحموی ـ معجم الادباء ـ تحقیق مارگولیتھ ـ دوسرا ایڈیشن ـ ۱۹۲۳ ـ ج ۱ ـ ص ۲۴۷

۱۲ ـ فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ اورینٹل پبلک لائبریری ـ بانکی پور ـ ۱۹۲۰ ـ ج ۵ ـ حصہ اول ـ ص ۹۸ ومابعد ـ

۱۳ ـ Ignaz Goldziher, Muhammadanische Studien, op. cit. Vol. II, P. 405.

۱۴ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ محولہ بالا ایڈیشن ـ ج ۴ ـ ص ۱۲۳ ، ۲۳۸ ـ

۱۵ ـ ابن الاثیر ـ تاریخ کامل ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۱۰ھ ـ ج ۱۰ ـ ص ۳۳۶ ـ

۱۶ ـ ابن خلکان ـ وفیات الاعیان ـ گوٹنگن ـ ۱۸۳۵ ـ تذکرہ ۲۹۵ ـ

۱۷ ـ Ignaz Goldziher, Muhammadanische Studien, op. cit. Vol. II, P. 406.

۱۸ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ محولہ بالا ایڈیشن ج ۶ ـ ص ۳۰ ـ

۱۹ ـ ایضاً ـ ج ۸ ـ ص ۱۴

۲۰ ـ جمال الدین عبداللہ بن سالم ـ کتاب الامداد ـ حیدر آباد دکن ـ ۱۳۲۷ھ ـ ص ۳۶ ـ

۲۱ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ محولہ بالا ایڈیشن ـ ج ۴ ـ ص ۱۰۰ ـ

۲۲ ـ جمال الدین عبداللہ بن سالم ـ کتاب الامداد ـ محولہ بالا ایڈیشن ـ ص ۱۶ ـ

۲۳ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ مذکورہ بالا ایڈیشن ـ ج ۶ ـ ص ۵۶ ـ

۲۴ ـ ایضاً ـ ص ۱۲۶ ـ کتاب الامداد ـ ص ۱۴ ـ صالح بن محمد عمری ـ قطف الثمر ـ حیدر آباد دکن ـ ص ۴۷ ـ

۲۵ ـ سفرنامہ ابن بطوطہ (فرانسیسی ترجمہ) ـ مطبوعہ پیرس ۱۸۴۳ء ـ ص ۲۵۳ ـ

۲۶ ـ یاقوت الحموی ـ معجم البلدان ـ مطبوعہ لیزگ ۱۹۲۴ء ـ ج ۵ ـ ص ۱۳۰ ـ

۲۷ ـ یاقوت الحموی ـ معجم الادباء ـ مذکورہ بالا ایڈیشن ـ ص ۱۷ ـ (یہ حوالہ درست معلوم نہیں ہوتا ـ مراجعت سے یہ واقعہ کتاب میں ہمیں نہیں مل سکا ـ مترجم)

۲۸ ـ فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور ـ ۱۹۲۰ ـ ج ۵ ـ حصہ اول ـ ص ۱۷۵ و مابعد ـ

۲۹ ـ ابن خلکان ـ وفیات الاعیان ـ مذکورہ بالا ایڈیشن ـ تذکرہ ـ ۲۵۰ ـ

۳۰ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ مذکورہ بالا ایڈیشن ـ ج ۵ ـ ص ۲۱۲ ـ ۳۰۳ ـ

۳۱ ـ ابن حجر عسقلانی ـ الدرر الکامنہ ـ حیدر آباد دکن ـ ۱۳۳۸ھ ـ ج ۱ ـ تذکرہ ۱۴۷۲ ـ

۳۲ ـ ابن عماد الحنبلی ـ شذرات الذہب ـ مذکورہ بالا ایڈیشن ـ ج ۷ ـ ص ۱۲۰ ـ

۳۳ ـ ایضاً ـ ج ٦ ـ ص ۲۰۸

۳۴ GAL. Sup. 2, P. 34.

۳۵ ـ فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ کتب خانہ بانکی پور ـ ج ۱۲ ـ نمبر شمار ۲۷۲ ـ

۳٦ ـ ایضاً ـ

۳۷ ـ السخاوی ـ الضوء اللامع ـ مطبوعہ مصر ـ ۱۳۵۳ھ ـ ج ۱۲ ـ تذکرہ ـ ۹۸۰ ـ

۳۸ ـ ایضاً ـ تذکرہ ـ ۵۸ ـ

۳۹ ـ ایضاً ـ تذکرہ ـ ۴۵۰ ـ

۴۰ ـ ایضاً ـ تذکرہ ـ ۹۰۱ ـ

۴۱ ـ محی الدین عبدالقادر العیدروسی ـ تاریخ النور السافر عن اخبار القرن العاشر ـ تحقیق محمد رشید الصفا ـ مطبوعہ بغداد ۱۳۵۳ھ ـ ص ۳۹ ـ

۴۲ ـ طیفور ـ احمد بن ابی طاہر ـ تاریخ بغداد ـ ترجمہ جرمن ـ مطبوعہ لیزگ ـ ۱۹۰۸ء ـ نیز ملاحظہ ہو فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ کتب خانہ بانکی پور ـ ج ۱۲ ـ ص ٦٦۵ ـ

۴۳ ـ ایضاً ـ

۴۴ Ignaz Goldziher, Muhammadanische Studien, op. cit. Vol II, P. 407.

۴۵ ـ محمد بن عبداللہ النجدی ـ السحب الوابلہ ـ ملاحظہ ہو فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ کتب خانہ بانکی پور ـ ج ۱۲ ـ نمبر شمار ٦٦۵ ـ

۴٦ ـ فہرست مخطوطات عربی و فارسی ـ کتب خانہ بانکی پور ـ ج۵ ـ حصہ دوم ـ ص ۳۴ ـ مصنف ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی نے اپنے اس خیال کی تائید میں ان تینوں سندوں کا اپنی انگریزی کتاب حدیث لٹریچر میں عکس بھی شائع کیا ہے ـ جن میں ان طلبہ اور طالبات کے نام درج ہیں ـ ص ۱۵۲ ـ ۱۵۳ ـ

۴۷ ـ ایضاً ـ ج ۵ ـ حصہ دوم ـ ص ۱۵۵ ـ ۱۵۹ و ص ۱۸۰ ـ ۲۰۸

کتب خانہ بانکی پور میں اس قسم کے اور بھی نوادر موجود ہیں ـ کتب خانہ ظاہریہ دمشق میں بھی ایسے مخطوطات موجود ہیں جن کی کتابت خواتین نے کی ہے ـ نیز ملاحظہ ہو دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کے علمی مجلہ المباحث العلمیہ ۱۳۵۸ھ میں علامہ عبدالعزیز المیمنی کا اس موضوع پر مقالہ ـ ص ۱ ـ ۱۳ ـ

★